REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۲۰ محرم ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۸ ظہور ۱۳۳۵ ہش | ۲۸ اگست ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۰۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ جابہ سے ربوہ تشریف لے آئے

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

ربوہ ۲۷ اگست۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل صبح دس بجے کے قریب بذریعہ موٹر کار جابہ سے ربوہ تشریف لے آئے۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"نوائے پاکستان" کی خبر سراسر کذب و افترا پر مبنی ہے

جماعت احمدیہ چنیوٹ کے تین احباب کا مشترکہ تردیدی بیان

"نوائے پاکستان" آجکل جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر جھوٹی اور کذب و افتراء پر مبنی خبریں شائع کر رہا ہے۔ چنانچہ اس نے ۲۶ اگست کے پرچے میں صفحہ اول پر "ایک اور محاذ" کے زیر عنوان ایک نہایت ہی شرانگیز خبر شائع کی ہے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ چنیوٹ کے اکثر سرگرم احباب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کے خلاف محاذ بنانا شروع کر دیا ہے۔ "نوائے پاکستان" نے اس ضمن میں ایک خفیہ اجلاس کا بھی ذکر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ کے شیخ عبدالقیوم صاحب۔ سید سعید احمد صاحب اور چوہدری جمال الدین احمد صاحب نے جن کے متعلق "نوائے پاکستان" نے لکھا ہے کہ وہ "نئے محاذ" کے سرگرم رکن ہیں۔ اس شرانگیز خبر کو سراسر کذب و افترا قرار دیتے ہوئے اس کی پُرزور تردید کی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مصلح موعود اور خلیفہ برحق مانتے ہیں۔ اور انشاء اللہ تاحیات اس ایمان پر قائم رہیں گے۔

ذیل میں ہم ان احباب کا وہ خط شائع کرتے ہیں جو انہوں نے اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ اس سے "نوائے پاکستان" کا جھوٹ کھل جائے گا۔ اور اس کی شرانگیزی جو دن بدن شدت اختیار کرتی جا رہی ہے، آشکارا ہو جائیگی۔

نقل خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیدی و آقائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج مورخہ ۲۶/۸/۵۶ کے اخبار "نوائے پاکستان" کے پہلے صفحہ پر "ایک اور محاذ" کے عنوان سے ایک خبر شائع ہوئی ہے جو کہ سراسر کذب و افترا ہے۔ سردار مصباح الدین صاحب کے مکان پر کسی اجلاس کا ہمیں قطعاً کوئی علم نہیں اور جہاں تک ہم جانتے ہیں وہاں کوئی اجلاس اس قسم کا ہوا ہی نہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور پُرنور کے دامن قلب سلیم کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس جھوٹی خبر کی اشاعت کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔

ہم حضور کی غلامی کو ہی اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتے ہیں اور اسی کو ہی اپنی نجات کا ذریعہ جانتے ہیں۔ حضور کی خدمت میں ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ ہم حضور کو مصلح موعود اور برحق خلیفہ مانتے اور یقین رکھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ تازندگی اس پر قائم رہیں گے۔ آخر میں حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہم تینوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت اور استقلال سے حضور کے ساتھ وابستہ رکھے۔ اور نادان دشمن ہماری طرف کوئی شرانگیز خبر منسوب نہ کر سکے۔ آمین والسلام

حضور کی جوتیوں کے غلام

(۱) شیخ عبدالقیوم احمدی

(۲) سید سعید احمد احمدی

(۳) چوہدری جمال الدین احمد احمدی ۲۵/۸/۵۶

معرفت شفاخانہ نور بدر ریلوے روڈ چنیوٹ

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل حرارت کسی قدر زیادہ رہی۔ آج صبح بھی حرارت ہے۔ اور اس کے ساتھ اعصابی تکلیف بھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ناساز ہے اگرچہ بلڈ پریشر تو زیادہ نہیں۔ لیکن جسم میں بہت درد ہے۔ احباب کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ میں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ربوہ ۲۷ اگست۔ کل صبح مسجد مبارک میں مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے تلاوت قرآن کریم کے بعد جلسہ میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مکرم مولوی قمر الدین صاحب۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم پرویز پروازی صاحب نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر روشنی ڈالی اور احسن پیرائے میں حضور کا بلند مقام حضور کے کارنامے حضور کے احسانات اور حضور کا تمام جہان کے لئے رحمت ہونا واضح کیا۔ دوران جلسہ میں حافظ محمد رمضان صاحب چوہدری شبیر احمد صاحب محمد احمد صاحب انور اور منشر احمد ملک نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصائد اور اردو نظمیں نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد یہ بابرکت جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۵۶ء

افتراطراز اور ان کے مقلّدین

(۱)

اسلامی جماعت کے بزرجمہر ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز کی بھونڈی سی تقلید میں ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور بھی جو اہل حدیث کا اخبار ہے۔ "نوائے پاکستان" کی احمدیت کے متعلق سراسر افترائی خبروں پر اس طرح ایمان لے آتا ہے۔ کہ جیسے وہ آیات اللہ ہیں۔ اور اگر ان پر ایمان نہ لایا گیا۔ تو خدا جانے کیا عذاب نازل ہو۔ حالانکہ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ ملک صاحب تو فطری طور پر مجبور ہیں۔ اور پھر جب وہ "نوائے پاکستان" کی افتراء کو اپناتے ہیں۔ تو اپنی طرف سے اضافہ کرنے کی بھی افترائی صلاحیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے اپنے ایک نوٹ میں اپنی افترائی صلاحیتوں کا جو مظاہرہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:- نقل کفر کفر نباشد

"آج کل قادیانی جماعت میں خلافت کے مسئلے پر جو خلفشار برپا ہے۔ اور جس سے گھبرا کر مرزا محمود اپنے مخالفین کو بے نقط گالیاں دے رہے ہیں۔ اور قتل کی دھمکیوں جھوٹے الزاموں اور غدار رسیدگی کی دھونس جما کر اپنے بے وقوف معتقدین کو مرعوب کر رہے ہیں۔ وہ تو ایک طویل داستان ہے۔ مگر اس سلسلے میں مرزا صاحب کے قلم سے کچھ ایسی اصطلاحات بھی سرزد ہو رہی ہیں۔ جو ان کی بدحواسی کی نشان دہی کرنے کے ساتھ بعض اخبار نویسوں کو بھی بدحواس کر رہی ہیں۔

ایک بیان میں مرزا صاحب نے اپنے سب سے بڑے دشمن اللہ رکھا کے متعلق "میرا نام نہاد داماد" کی اصطلاح استعمال کی تھی۔ اس پر معاصر نوائے پاکستان پوچھتا ہے۔ کہ داماد تو سنا تھا۔ مگر یہ نام نہاد داماد کس جانور کا نام ہے"

(المنبر لاہور مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۵۶ء)

اب دیکھیئے ملک صاحب نے نوائے پاکستان کی صرف اتنی افترا اپنانے پر اکتفا نہیں کی کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (نعوذ باللہ) اپنے مخالفین کو بے نقط گالیاں دے رہے ہیں۔ اور قتل کی دھمکیوں جھوٹے الزاموں اور غدار رسیدگی کی دھونس جما کر اپنے بے وقوف معتقدوں کو مرعوب کر رہے ہیں۔ بلکہ ملک صاحب خود اتنے مرعوب ہیں، کہ افتراء طرازی میں یہ اضافہ بھی کرتے ہیں۔ کہ

"ایک بیان میں مرزا صاحب نے اپنے سب سے بڑے دشمن اللہ رکھا کے متعلق "میرا نام نہاد داماد" کی اصطلاح استعمال کی تھی"۔

نوائے پاکستان نے تو اللہ رکھا کو اپنی افتراؤں میں صرف "خاندان کا معتمد" بنایا تھا۔ جس کی بنیاد صرف یہ تھی۔ کہ مولوی عبدالوہاب صاحب پسر حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے اپنے خط میں اللہ رکھا کے متعلق لکھا تھا۔ کہ وہ قادیان میں ان کے ہاں آیا جایا کرتا تھا۔ اور اس کی غربت پر رحم کر کے مولوی عبدالوہاب صاحب کی والدہ مکرمہ انہیں کبھی کبھی کھانا بھی کھلا دیا کرتی تھیں۔ یہ بات مولوی عبدالوہاب صاحب نے اللہ رکھا سے اپنے تعلقات کی وجہ بیان کرنے کے لئے کہی تھی۔ مگر نوائے پاکستان نے اس سے یہ افترا گھڑی کہ اللہ رکھا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاندان کا معتمد تھا۔ حالانکہ اللہ رکھا مذکور کو آپ کے خاندان سے کوئی تعلق واسطہ کبھی نہیں رہا۔

اس پر ملک نصر اللہ خاں عزیز کو سخت تاؤ آیا۔ انہوں نے کہا، کہ یہ بھی کوئی افتراء ہے۔ نہ اس میں کوئی غیر معمولی گھن ہے۔ اور نہ اس میں ہماری طبیعت کے سازگار کوئی عفونت ہے۔ ہم نوائے پاکستان کو فن افترا طرازی سکھاتے ہیں۔ ہمارے سامنے زانوئے تلمذ طے کریں۔ پھرتے ہیں بڑے افتراء طراز بنے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی فطرت کی گہرائیوں میں غوطہ لگا کر جو گوہر نایاب نکالا تو وہ یہ تھا۔ کہ اللہ رکھا کو معتمد نہ کہو۔ بلکہ (نعوذ باللہ) "نام نہاد داماد" کہو۔ ملک صاحب کی کیا بات ہے۔ کل کو وہ اللہ رکھا کو اپنا یا مودودی صاحب کا خدا جانے کیا کچھ بنا ڈالیں۔ ان کو کون روک سکتا ہے۔ کیونکہ آج کل تو "پیغامیوں" کی طرح انہیں "اللہ رکھا" سے زیادہ اور کون عزیز ہو سکتا ہے۔ بقول خود ملک صاحب کہ "اللہ رکھا" حضرت مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ کہاوت مشہور ہے کہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ ہم کہنا یہ چاہتے ہیں۔ کہ اگر "الاعتصام" کو بھی "احمدیت کے خلاف افترائیں گھڑنے کا شوق ہے۔ تو پھر مکھی پر مکھی مارنا اور محض "نوائے پاکستان" کی افتراؤں پر اکتفا کر لینا کہاں کی جوانمردی ہے، کہیں میدان حشر میں اس کو رسوا نہ ہونا پڑے۔ کہ "ملک صاحب تو "صدر نشینان ......" میں سے بن جائیں۔ اور الاعتصام کو صرف "نوائے پاکستان کے حاشیہ برداروں میں جگہ مل سکے۔

(۳)

ہم کو کم از کم ہفت روزہ "الاعتصام" سے یہ توقع نہ تھی۔ کہ وہ بھی "افترا طرازوں" کی آواز پر آمنا و صدقنا کہے گا۔ بلکہ ہمیں اس پر حسن ظن ہے۔ کہ وہ تحقیقات کے بغیر نہ لکھے گا۔ مگر افسوس ہے کہ اس نے "غیر مقلد" ہو کر تقلید ہی کو پسند کیا ہے۔ اور افتراؤں کو صحیح سمجھ کر حسب ذیل رائے زنی کر ڈالی ہے:-

"جب سے خلافت کے موضوع پر مرزائیوں میں اختلاف پیدا ہوا ہے۔ اور مرزائیوں کا ایک گروہ مرزا محمود کے خاندان سے خلافت کے کلاہِ افتخار کو چھین لینے کا عزم کر کے میدان میں نکلا ہے۔ اس وقت سے مرزا محمود سخت مضطرب و بے چین ہو گئے ہیں۔ اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے مخالفین کو قتل کی دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں۔ اور ان کی الاٹ منٹوں کو منسوخ کرا دینے کی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ الاٹ منٹوں کی تنسیخ کی تخویف تو خیر کوئی بڑی بات نہیں۔ یہ تو سب جانتے ہی ہیں۔ کہ مرزائی اخلاق کی ان قدروں سے تو کبھی واقف ہی نہیں ہوئے۔ لیکن قتل و خونریزی کی دھمکیاں آخر کس منطق کی رو سے جائز ہیں؟ فرض کیجیئے ایک شخص مرزائیت کو مانتا ہے۔ اور مرزا غلام احمد کی نبوت و رسالت کا دل سے قائل ہے۔ لیکن مرزا محمود کے بعد مرزا ناصر کو حقدار خلافت نہیں سمجھتا۔ کیا "مرزائی شریعت" کی رو سے وہ مرتد سمجھا جائیگا؟ اور اس کی فریفتگی مرزائیت کسی گنتی میں نہیں آئیگی۔ واقعہ یہ ہے کہ ہر سمجھدار آدمی ایسے شخص کی مرزائیت کو مانے گا۔ اور اس کے عقیدہ و عمل کے بارہ میں یہی سمجھے گا۔ کہ عین طریقہ مرزائیت پر مبنی ہے۔ لیکن مرزا محمود کی یہ عجیب منطق ہے۔ کہ اس کو دائرۂ مرزائیت سے خارج قرار دے کر اس پر قتل کے فتوے عائد کر رہے ہیں۔ اور نہیں سوچتے۔ کہ اس تشدد کا لوگوں پر کیا اثر پڑے گا۔ اور خود حکومت اس کے متعلق کیا خیال کرے گی؟

اس کے علاوہ ایک قابل غور امر یہ ہے۔ کہ اگر اس طرح ڈنڈے کے زور اور قتل کی دھمکیوں سے مرزا محمود ناصر صاحب کو خلیفہ مقرر کر دینے میں کامیاب ہو بھی گئے۔ تو یہ خلافت آخر کے روز چلے گی؟ جبر و تشدد سے حاصل کیا گیا۔ تخت خلافت..... ناپائیدار ثابت ہوگا"

("الاعتصام" مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۵۶ء)

اگر "الاعتصام" نے الفضل کے گزشتہ پرچے خود پڑھ کر محاکمہ کیا ہوتا۔ تو یقیناً اس کی رائے مختلف ہوتی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی بار اس بات کو واضح فرمایا ہے۔ کہ خلیفہ کی زندگی میں اس کے جانشین کے لئے جوڑ توڑ کرنا اسلام میں ممنوع ہے۔ اس لئے مرزا ناصر احمد صاحب کی یا کسی اور کی خلافت کا میری زندگی میں کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسے جوڑ توڑ کو اسلام نے سخت ممنوع قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ فساد کا باعث ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ ایسی صورت میں "جبر و تشدد کی خلافت" کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کتنا افسوس ہے "الاعتصام" پر کہ الفضل کو تو پڑھا نہیں۔ اور نوائے پاکستان جو افترائیں گھڑ رہا ہے۔ اس پر یقین کر کے رائے زنی کر ڈالی ہے۔ اور ایسی باتیں کہہ ڈالی ہیں۔ جو جماعت کے عقائد کے بالکل منافی ہیں۔ "نوائے پاکستان" کے افتراؤں کا الفضل میں کئی بار جواب دیا جا چکا ہے۔ کیا اسلام ہمیں یہی سکھاتا ہے۔ کہ ہم عدل و انصاف کا دامن چھوڑ دیں۔ ہم نے مانا کہ "الاعتصام" کو جماعت احمدیہ سے عقائد میں اختلاف ہے۔ لیکن قرآن کریم کا حکم اس بارے میں صریح یہ ہے۔ کہ

لا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی

"الاعتصام" کو چاہیئے تھا۔ کہ اگر وہ ایسی رائے زنی کو حق سمجھتا ہے۔ تو الفضل سے حوالے پیش کرتا۔ اور ان تردیدوں کو بھی زیر نظر رکھتا۔ جو "نوائے پاکستان" کی افتراؤں کی الفضل میں کی گئی ہیں۔ آخر ایک دن سب کو احکم الحاکمین کے سامنے پیش ہونا ہے۔ الاعتصام کے کارپردازوں کو ابھی سے سوچ لینا چاہیئے۔ کہ وہاں کیا جواب دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اسلام کو آپ کی افتراؤں کے سہارے کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنی حفاظت خود کر سکتا ہے۔

فتنۂ منافقین کے متعلق ایک اور شہادت

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جمال الدین احمد صاحب چنیوٹ کا خط

جمال الدین احمد صاحب چنیوٹ سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

چنیوٹ ۵۶-۸-۳ سیدی و آقائی ۔ فداہ ابی و امی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور اقدس کا ایک رویا یورپ کے سفر کا الفضل میں شائع ہوا تھا جس میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پر نور پڑنے کا ذکر تھا۔ اور حضور کی دعا سے مکرم چوہدری ظفراللہ خان صاحب بھی اس نور کے حاصل کرنے والے ہو گئے تھے۔ یہ رویا جس روز الفضل میں شائع ہوا میں ربوہ میں تھا۔ اور وہاں ڈاک خانہ کے سامنے بجلی گھر میں ایک دوست کو ملنے گیا۔ وہاں ایک عیسائی لائن سپرنٹنڈنٹ سے ملاقات ہوئی۔ وہ الفضل ان کے میز پر تھا میری طرف بڑھاتے ہوئے اس عیسائی نے کہا یہ دیکھو مرزا ناصر احمد پر نور پڑ رہا ہے۔ تاکہ آئندہ اسے خلیفہ بنوانے میں کوئی روک نہ ہو۔ یہ میرے ہمسایہ میں پہلے خلیفہ صاحب کا لڑکا عبدالمنان رہتا ہے اس پر نور کیوں نہیں پڑتا۔ یہ تو مرزا ناصر احمد کے مقابلہ میں بہت لائق اور عالم ہے۔ اور موزوں بھی ہے (میں جب کبھی ربوہ جاتا تھا۔ تو کئی دفعہ میاں عبدالمنان صاحب عمر کے ساتھ اس عیسائی کو کھڑے ہوئے دیکھا کرتا تھا اور بعض دفعہ اسے ان کی بیٹھک میں سے نکلتے بھی دیکھا تھا) اس لئے میرے دل میں شک پیدا ہوا کہ یہ اثر ان کا ہی ہے۔

اس عیسائی کا اس موضوع پر باتیں کرنا اور میاں عبدالمنان صاحب کی بار بار تائید کرنا میرے لئے باعث حیرت تھا۔ میں نے اسے سمجھایا کہ خلافت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ تو رویا ہے۔ اس پر اس نے زور سے کہا کہ مجھے سب حالات کا علم ہے یہ اپنی اولاد کو آگے لانے کی غرض سے جھوٹے خواب (نعوذ باللہ) بنائے جا رہے ہیں۔ میں نے اس سے وضاحت کے ساتھ گفتگو کی اور سمجھایا کہ یہ فضول باتیں ہیں۔ خلیفہ انسان نہیں بناتے خدا بنایا کرتا ہے۔ مسلمانوں کا خدا (عیسائیوں کے خدا کی طرح نہیں) اس کے بعد میں وہاں سے آ گیا۔

میں نے اس وقت اس واقعہ کو اتنی زیادہ اہمیت نہ دی کہ حضور کے نوٹس میں لاؤں دیسے حضور بیمار بھی تھے۔ اگرچہ کافی مدت گزر گئی ہے۔ مگر میں نے اپنی یادداشت کے مطابق یہ حلفیہ لکھ دیا ہے۔ والسلام

حضور کی جوتیوں کا خادم ۔ جمال الدین احمد ۵۶-۸-۳

مکان نمبر ۲۷۵۷ وارڈ نمبر ۵ ۔ چنیوٹ

اس خط کو ملاحظہ کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

خلافت کے متعلق تو انہوں نے جواب صحیح دے دیا تھا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ کوئی انسان نہیں بناتا۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ اس عیسائی کو عبدالمنان کی کون سی قابلیت نظر آتی تھی۔ وہ مولوی فاضل اور علی گڑھ کے اردو ایم۔ اے ہیں۔ اور ناصر احمد حافظِ قرآن۔ مولوی فاضل اور آکسفورڈ کا ایم۔ اے ہے۔ جس کے مقابلہ میں عبدالمنان کی ڈگری ایک خاک کے برابر بھی نہیں۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ عبدالمنان نے اس کی خوشامد کر کے اسے سر چڑھا لیا ہے۔ باقی رہا خواب پر طعنہ کہ میں نے خود بنائی ہے اس کے متعلق اس عیسائی کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ سکتا ہوں میری خوابوں کے مقابلہ میں وہ تیرہ سو سال کے پوپوں اور آرچ بشپوں کی خوابیں پیش کر کے دکھا دے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی خدمت میں

مخلصین جماعت کی طرف سے اخلاص ناموں اور اظہار عقیدت

خط مکرم سردار احمد صاحب

مکرم سردار احمد صاحب چک ۲۰۸/ج۔ب ضلع لائل پور حال ربوہ نے حضور کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط لکھا ہے۔ حضور نے اسے ملاحظہ کرنے کے بعد فرمایا:۔

"آپ کے نیک نمونہ پر جزاکم اللہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

نقل خط مکرم سردار احمد صاحب

سیدی و آقائی امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الفضل میں عبدالمنان صاحب پسر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کا خط اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جواب پڑھا۔ اس خط میں عبدالمنان صاحب کا یہ جملہ (ہم حضور کے خفیف سے خفیف اشارہ پر ان منافقین کا قلع قمع کرنے کے لئے جان تک کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے) پڑھ کر ایک بات میرے دل میں کھٹک رہی ہے۔ جسے حضور ایدہ اللہ کے گوش گزار کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔

۲۹ جولائی شام کے ۷ بجے کا واقعہ ہے کہ خاکسار، چوہدری عبدالمالک صاحب مربی کوہاٹ۔ محمد شفیع صاحب اشرف لاہور میں جودھا مل بلڈنگ کے پاس ایک احمدی دوست عنایت صاحب کی دوکان پر چائے پینے گئے۔ تھوڑی دیر بعد اسی ہوٹل میں غلام رسول ۳۵ اور محمد یونس (یہ شخص مدرسہ احمدیہ کا طالب علم تھا۔ اب علی الاعلان اپنے آپ کو غیر احمدی کہتا ہے) آ گئے۔ ہماری میز پر جگہ تو تھی۔ لیکن ہم نے ارادۃً انہیں جگہ پیش نہ کی۔ وہ دونوں کھسیانے سے ہو کر دوسری میز پر بیٹھ گئے۔ سلسلہ کلام شروع کرنے کے لئے غلام رسول ۳۵ نے کہا کہ آج میں آپ کو چائے پلاؤں گا۔ ہم نے کہا کہ ہمارا تو اصول ہے الحب للہ والبغض للہ ہم تو آپ سے چائے نہیں پئیں گے نہ آپ کو پلائیں گے بلکہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر چائے پینا بھی پسند نہیں کرتے تبھی ہم نے اپنی میز پر تم کو جگہ نہیں دی۔

غلام رسول ۳۵ نے بر سر مطلب آتے ہوئے کہا کہ حضور نے میرے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے۔ مجھے تو اپ گاؤں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اس کے ساتھی محمد یونس نے کہا کہ تمہیں اپنی جان کی حفاظت کا انتظام کرنے کے لئے ڈاکٹر خان صاحب (وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان) کے پاس جانا چاہیئے۔

اس کے جواب میں ہم نے اسے کہا کہ تم حضور کی عبارت کا غلط مفہوم لے رہے ہو۔ تم نے کہا تھا کہ میں دو سال کے اندر اتنی قوت حاصل کر لوں گا کہ مرزا ناصر احمد صاحب کو کان سے پکڑ کر ربوہ سے نکال دوں۔ حضور صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تمہیں تو اپنے گاؤں میں آج تک کسی نے منہ نہیں لگایا اور نہ آئندہ کوئی لگانے کے لئے تیار ہو گا۔ تمہیں یہ طاقت کہاں سے ملے گی۔ ایسی ہی باتوں کے دوران میں محمد یونس نے غلام رسول ۳۵ سے کہا کہ "حضور کو تو خود بھی یہ علم نہیں کہ انہوں نے کیا لکھا ہے تم اس سے کیا سمجھو گے"۔ یونس کے اس جملہ سے گفتگو میں بڑی تیزی آ گئی۔ عنایت دوکاندار نے بڑی جرأت دکھائی ۳۵ اور یونس کو بڑی کھری کھری سنائیں۔ اور یہ بھی کہا کہ آئندہ تم کبھی میری دوکان پر نہ آؤ۔

میرے ناقص خیال میں دشمن کے مقابلہ کا بہترین طریق یہی ہے۔ اس کو خلافِ قانون باتیں کرنے دی جائیں اور اس کے جواب سے حتی الوسع بچا جائے۔ تاکہ وہ اپنے جال میں آپ پھنس جائے اس امر کا امکان ہے کہ ان لوگوں کے مخفی ہمنوا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اسی قسم کے خیالات کا اظہار کریں جیسے عبدالمنان نے کیا ہے۔ اور ان کا مقصد صرف یہ ثبوت بہم پہنچانا ہو۔ کہ معاذ اللہ حضور کی بعض تحریرات سے جماعت میں اشتعال پیدا ہوا ہے۔

میری ناقص رائے میں میرا مشورہ فوری توجہ کا مستحق ہے حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے درخواست ہے کہ حضور میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے خدمت دین کا موقعہ بہم پہنچائے اور خود میرا حافظ و ناصر ہو۔ والسلام

خاکسار حضور کا ادنےٰ ترین خادم ۔ سردار احمد

چک ۲۰۸/ج۔ب ضلع لائلپور حال ربوہ ضلع جھنگ

خط سید داؤد احمد صاحب

محترم سید داؤد احمد صاحب نے لنڈن سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط لکھا ہے۔ اس خط سے لطف الرحمٰن صاحب درد کے اس خط کی تصدیق ہوتی ہے جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے

سیدی و آقائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور ایدکم اللہ تعالےٰ کا ارشاد بذریعہ الفضل پہنچا۔ حضور میں اللہ تعالےٰ کو معبود حقیقی آنحضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو خاتم النبیین اور زندہ نبی حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور مہدی موعود یقین کرتا ہوں قرآن شریف کو آخری شریعت تسلیم کرتا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود کے بعد سلسلۂ خلافت جاری سمجھتا ہوں۔ حضور ہی آپ کے خلیفہ ثانی ہیں اور ہر لحاظ سے اس موعود صاحبزادے کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی زندگی کی نشانی قرار دیا ہے حضور کو اللہ تعالےٰ ہی نے خلیفہ بنایا ہے۔ نہ کسی اور نے۔ اسلام کی بہت سی ترقیات حضور کی ذات والا صفات سے ہی وابستہ ہیں۔

حضور کی اطاعت اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور حضور کی نافرمانی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی یقین کرتا ہوں میں حضور کا غلام اور وفادار ہوں اور ہر قسم کے حالات میں حضور کے ہر حکم کو بجالانے میں اپنے لئے فخر سمجھتا ہوں۔ اور اس سے اپنی نجات وابستہ جانتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ حضور کو تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ صحت وسلامتی کے ساتھ۔ اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ اطال اللہ عمرک واطلع شموس طالعک

اخبار الفضل میں جو خط لطف الرحمٰن صاحب بانہ درد کا چھپا ہے۔ وہ درست ہے۔ مکرم درد صاحب رضی اس وقت ناظر امور عامہ تھے اور چونکہ اس وقت حضور کے ساتھ جانے والوں میں خاکسار اور میاں منوّر احمد صاحب نجتہ طور پہ جا رہے تھے۔ اس لئے درد صاحب مرحوم نے خاکسار سے کہا تھا کہ رستے میں اسباب کا خیال رکھوں۔ یہ بھی کہا تھا کہ میں میاں منور احمد صاحب سے ذکر کردوں گا۔ لیکن غالباً وہ ابوالفضل کے رکھے نمبر کو پہچانتے نہیں لطف الرحمٰن صاحب کے خط کے بعض حصے تھے انہوں نے پڑھ کر سنائے تھے

(حضور کا ادنےٰ خادم داؤد احمد از لندن)

خط مکرم شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب

مندرجہ ذیل خط مکرم شیخ مبارک اسماعیل صاحب بی اے بی ٹی کا ہے۔ یہ خط ملاحظہ کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"یہ صاحب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے چچازاد بھائی یا بھتیجے ہیں ہیں اور نہایت پرانے احمدی ہیں۔ اُن کے والد کو میں نہایت اچھی طرح طور پہ جانتا تھا۔ وہ نہایت ہی مخلص آدمی تھے۔"

بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سیدی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ جس نئے فتنہ کے متعلق آپ نے جماعت کو آگاہ کیا ہے۔ اس کے لئے افراد جماعت کی طرف سے جس قدر بھی شکریہ ادا ہو تھوڑا ہے جس طرح انسان کے وجود کے اندر بعض جراثیم کے پیدا ہونے سے کوئی نہ کوئی بیماری ظاہر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ایک قوم کے وجود میں بعض خطرناک عناصر پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی تکلیف پیدا کر دیتے ہیں ایسے موقع پر سچے رہبر اور رہنمائے قوم کا فرض ہے کہ اپنے لوگوں کی آنکھیں کھولے اور صحیح راستہ پر راہنمائی کرے خدا کی طرف سے روحانی کام جاری رہتے ہیں۔ مگر شیطان بھی کئی بہروپ اور خفیہ رنگ میں اپنا کام کرتا رہتا ہے۔ چوروں اور ڈاکوؤں کا وجود بھی ایک لحاظ سے مفید ہے۔ کیونکہ وہ انسان کو خود حفاظتی کا سبق دیتا ہے اور بیدار رکھتا ہے۔ جماعت احمدیہ کئی ایک فتنے دیکھ بیٹھی ہے۔ اس لئے اس کے افراد کافی طور پہ باخبر اور ہشیار ہیں۔ اب ایسے لوگوں کا جادو نہیں چل سکتا۔

۲۔ ایسے حالات میں دینی اور دنیوی لحاظ سے جس حکمت۔ دانائی اور دوراندیشی فراست سے آپ نے خدا کے فضل سے راہنمائی کی اس کا اپنے اور پرائے اعتراف کرتے ہیں۔ جنہوں نے جماعت سے علیحدہ ہو کر ہماری جماعت میں تفرقہ فتنہ اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کی ان کے اپنے گھر میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے۔ اور ان کا شیرازہ بکھر گیا۔ سیاست کے میدان میں کئی قسم کے انقلاب اور طوفان آئے بڑے بڑے لیڈروں نے قوم کی غلط راہنمائی کی جس کا نتیجہ سوائے تباہی اور بربادی کے کچھ نہ ہوا۔ مگر آپ نے اپنی جماعت کو ابتداء سے آج تک ایسے راستہ پر چلایا کہ کوئی بادل نہ ڈگمگائے۔ اور سب لوگ صراط مستقیم پر چلتے گئے۔

(۳) آپ کی اولوالعزمی۔ آپ کے استقلال نے آپ کی وہ عظمت قائم کی ہے جسے دیکھ کر حاسد اور خود غرض لوگ حسد کی آگ میں جل کر کئی بار اٹھے اور اٹھتے ہی غائب و خاسر ہو گئے۔ جن لوگوں نے آپ کی ابتدائی زندگی سے لیکر آج تک کا سرسری بھی مطالعہ کیا ہے وہ اس سچائی سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو اعلےٰ درجہ کی فہم و فراست عطا کی ہے جس کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے۔ جماعت کے اندر سے اٹھنے والے فتنوں اور جماعت کے بیرونی حملہ آوروں سے جس طریقہ سے دعا اور سحر گاہی سے آپ نے مقابلہ کیا وہ معجزہ سے کم نہیں۔ قادیان میں جماعت نے جو علمی دینی۔ تمدنی۔ مجلسی اور سیاسی ترقی کی وہ دنیا پہ ظاہر ہے۔ پاکستان کے بننے پہ قادیان کے مرکز کو نہ چھوڑنا اور ربوہ جیسے بنجر علاقہ کو تھوڑے سے عرصہ میں ہر لحاظ سے آباد و شاداب کرنا دنیا کے ہر کونہ میں اعلائے کلمۃ اللہ کا بفضل خدا انتظام کرنا کرامت نہیں تو کیا ہے

(۴) اللہ کریم کا فضل شامل حال ہے اوچھے ہتھیاروں سے آپ کی عظمت پہ حملہ کرنا نادانی ہے۔ آپ کی زندگی میں خلافت کے مسئلہ کو چھیڑنا سوائے حماقت اور ذلالت کے اور کیا ہے

مولوی عبدالوہاب اور ان کی والدہ ماجدہ اور بہن بھائیوں کو خلیفہ اوّل رضی کی وفات کے بعد آپ نے اس طرح سنبھالا جس طرح ایک مرغی اپنے بچوں کو پروں کے نیچے لیکر بیٹھ جاتی ہے۔ مجھے ذاتی طور پہ معلوم ہے کہ آپ نے اس خاندان کی ہر رنگ میں حفاظت کی اور انہیں ہر طرح کی ترقی حاصل کرنے میں مدد دی یہ آپ نے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے ماتحت کیا۔

میں اپنی اوائل عمر اور بعد میں سال بھر میں کئی بار قادیان جاتا رہا ہوں اور تعلیم الاسلام سکول میں ایک عرصہ تک تعلیم حاصل کرتا رہا ہوں۔ میں اس محبت اور خلوص کا بنظر غور مطالعہ کرتا رہا ہوں جو خلیفہ اول رضی کو آپ کی ذات سے تھی۔ جب کبھی بھی آپ حضرت خلیفہ اول رضی کے پاس آتے تو وہ اپنی جگہ پر تعظیماً تھوڑا سا جسم کو اٹھاتے اور اپنی جگہ کے ایک حصہ پہ محبت اور پیار سے بٹھاتے۔ اس وقت ظاہر بین لوگ اصل حقیقت کو نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت خلیفہ اوّل کیوں اس قدر خلوص کا اظہار کرتے تھے اگرچہ حضرت خلیفہ اول رضی کو جماعت کا ایک حصہ کہتا تھا کہ ان کی قوت فیصلہ کمزور ہے۔ مگر میں نے کبھی آپ کی زبان سے حضرت خلیفہ اول رضی کی شان میں کوئی ایسا کلمہ نہ سنا۔ آپ نے ہمیشہ ادب و احترام کو مدنظر رکھا اور کنایتہً و اشارتاً بھی کوئی ناخوشگوار کلمہ منہ سے نہ نکالا۔ آج یہ دیکھکر افسوس ہوا کہ ان کی اولاد میں سے جس سے ہمیں حضرت خلیفہ اوّل رضی کے وجود بابرکت کی وجہ سے محبت رہی ہے۔ میاں عبدالوہاب صاحب کی طرف سے ان پریشان کن حرکات سرزد ہو رہی ہیں۔ آپ کی عمر (خدا برکت دے) اگرچہ پینسٹھ اور ستر سال کے درمیان ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے قلم اور زبان میں وہی روحانی طاقت اور زور ہے جو جوانی میں تھا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر۔ دعا ہے کہ اللہ کریم آپ کے وجود باوجود کو عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ کے سر پہ قائم رکھے۔ اور ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنہ سے محفوظ رکھے۔ مجھے آپ سے اوائل عمر سے محبت رہی اور ہے اگرچہ پیش پیش ہو کر ظاہر کرنے کا موقع کم ملا۔

آپ کی بزرگی اور عظمت کی وجہ سے اگرچہ آپ کو مختلف القابوں سے پکارا جاتا ہے۔ مگر جو لطف لفظ "میاں صاحب" کے استعمال سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ کسی اور لفظ سے نہیں۔ خود حضرت خلیفہ اول رضی بھی آپ کو "میاں" کے لفظ سے یاد کرتے تھے۔ آخر میں دعا ہے اللہ تعالےٰ ایسے فتنہ پرداز لوگوں سے جماعت کو پاک کرے۔ اور ایسے منافقوں سے بھی جو ظاہراً حضور حضور کریں۔ اور دل میں حسد اور کینہ رکھتے ہوں۔

اعانت الفضل

چوہدری محمد عبداللہ صاحب کریانہ مرچنٹ۔ منڈی ڈجکوٹ۔ ضلع لائلپور۔ اور مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب انچارج سول ہسپتال ڈجکوٹ۔ ضلع لائلپور ہر دو احباب نے سال بھر کے لئے ایک ایک شخص کے نام اصلاح و ارشاد کی خاطر خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(مینجر الفضل)

ریاض احمد صاحب سلیم کا خط

ذیل میں ریاض احمد صاحب سلیم کا ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے بعض ایسے واقعات بیان کئے ہیں۔ جن سے اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کے دیرینہ ارادوں اور سازشوں پر روشنی پڑتی ہے۔

اس خط کو ملاحظہ کرنے کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا :-

"اللہ رکھا کے جماعتوں کا دورہ کرنے کی غرض یہی تھی۔ کہ جماعتوں میں فتنہ پھیلائے۔ اور پھر ان جماعتوں کی خبر اگلی جماعتوں کو دے۔ ڈیڑھ سال میں خلافت کے ختم کرنے کے خواب یہ مہینوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور میاں عبدالوہاب کو خطوط بھی مہینوں سے لکھ رہا ہے۔

مرزا بشیر احمد صاحب کو خلافت کی لالچ دینے کی سکیم بھی معلوم ہوتا ہے دیرینہ ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ان کو بچا لیں گے۔ اور میاں عبدالوہاب اور عبدالمنان پارٹی ناکام اور نامراد رہے گی۔ خدا جس کو چاہے گا خلیفہ بنائے گا۔ اور یہ خلیفہ گر دونوں جہان کی ناراضگی خدا تعالےٰ کی طرف سے حاصل کریں گے۔

نقل خط ریاض احمد صاحب سلیم

حضور اقدس۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

۲۷، ۲۸ جولائی کی الفضل دیکھ کر آج سے تقریباً دو ماہ پہلے کا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ جو تحریر کر رہا ہوں۔ گو یہ واقعہ زیادہ اہمیت تو نہیں رکھتا۔ پھر بھی اس معاملے میں حضور کا آگاہ ہونا ضروری ہے۔ اس وقت میں کیمبلپور تھا۔ جب یہ واقعہ رونما ہوا۔

مجھے تاریخ تو یاد نہیں۔ البتہ خیال ہے۔ کہ یہ واقعہ تقریباً دو ماہ پہلے کا ہے۔ کہ ایک صبح میرے والد صاحب نے مجھے کہا۔ کہ ایک احمدی دوست ہیں۔ انہیں خط لکھ دو۔ جب میں بیٹھک میں گیا۔ تو ایک عجیب سے انسان سے ملاقات ہوئی۔ یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ داڑھی چھوٹی لیکن بے ترتیبی سے بڑھی ہوئی تھی۔ ملیشیا کی شلوار قمیص پہنے ہوئے تھا۔ اور اوپر سویٹر بھی چڑھائے ہوئے تھا۔ گرمیوں کے موسم میں سویٹر پہنے دیکھ کر مجھے تعجب ضرور ہوا۔ لیکن خاموش ہو رہا۔ چہرہ اتنا مکروہ کہ ہول آتا تھا۔ خیر میں قلم دوات لے کر بیٹھ گیا۔ تو مجھ سے فوراً بے تکلف ہو گیا۔ کہنے لگا میرے پاس پیسے نہیں ہوتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ میری مدد کر دیتا ہے۔ میں نے خط لکھنے تھے۔ خدا نے مدد کی۔ اور مجھے پانچ کارڈ دلوا دیئے۔ یہ مجھے لکھ دیں۔

میں لکھنے بیٹھا۔ تو اس کی باتیں ہی ختم نہیں ہوتی تھیں۔ اس واقعے کا مجھے علم نہ تھا۔ یہ کچھ آخر میں رونما ہونا ہے۔ ورنہ میں اسے کرید کرید کر پوچھتا۔ وہ کہتا رہا۔ کہ میں آج سے دو ماہ پہلے "ربوہ" سے یہ عہد کر کے نکلا تھا۔ کہ میں پاکستان کی ساری جماعتوں کا پیدل معائنہ کرونگا۔ اور جو جماعتی اختلافات پیدا ہو رہے ہیں ان کا جائزہ لونگا میرے پاس ایک پیسہ نہیں۔ لیکن جہاں میں جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مدد کو دوڑ آتا ہے میری تمام ضروریات پوری کر دیتا ہے اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں کرتا رہا۔ میں اس کی باتوں سے تنگ آ کر بول اٹھا۔ جناب آپ خط لکھوائیے۔ اس کو میں نے تین خط لکھ کر دیئے۔ مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔ کہ لاہور دو خط لکھے یا ربوہ دو خط لکھے۔ بہرحال ربوہ اور لاہور تینوں خط لکھے گئے۔

اور ان میں سے ایک کا مجھے خیال رہا ہے۔ کہ وہ ایک خط مولوی عبدالوہاب صاحب عمر کو لکھا گیا ہے۔ ان تینوں خطوط کا مضمون تقریباً ایک جیسا تھا۔ الفاظ تو مجھے یاد نہیں۔ مفہوم یاد رہا ہے۔ انہوں نے لکھوایا۔ کہ میں نے خدا کو حاضر جان کر کہا تھا۔ کہ جماعتوں کا دورہ پیدل ہی کروں گا۔ اور آج میں فلاں جماعت میں فلاں فلاں باتیں دیکھ کے آگے چلا جاؤں گا۔ احمدیت خدا کی جماعت ہے۔ اور تقریباً ڈیڑھ سال کے جو واقعات پیش آئیں گے۔ ان سے میں بخوبی واقف ہوں — ان خطوں میں اپنی تعریف زیادہ اور مطلب کی بات کم تھی۔ پہلے تو میں سمجھا تھا۔ کہ یہ اپنے رشتہ داروں کو خط لکھوا رہا ہے۔ تین خطوں میں اسی قسم کی فضول باتیں دیکھ کر میں تنگ پڑ گیا۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ اس قسم کی باتیں خطوں میں نہ لکھا کریں۔ بلکہ زبانی کہہ دیا کریں۔ در اصل میں فضول قسم کی باتوں سے اکتا گیا تھا۔ اور میں اس کو ٹالنا چاہتا تھا۔ کیونکہ جماعت کی مخالفت میں اس قسم کے کلمات مجھ سے نہیں سُنے جاتے۔ خطوں میں یہی لکھا تھا۔ کہ جماعتیں اس طرح کر رہی ہیں۔ میں نے فلاں جگہ تبلیغ کی۔ میں فلاں صاحب سے ملا۔

میرا خیال ہے جیسا کہ اس نے مجھے بتایا۔ کہ میں مانسہرہ سے یہاں (کیمبل پور) آ رہا ہوں۔ واقعی وہاں سے وہ ہو کر آیا تھا۔ میں نے جان چھڑانے کی کوشش کی۔ لیکن اس کی باتیں ہی ختم نہ ہوتی تھیں۔ الٹی سیدھی باتیں کرتا رہا۔ مجھے مجبوراً "ہاں ہوں" کرنی پڑتی رہی۔ وہ شخص تھا "اللہ رکھا" جس کا ذکر الفضل میں آجکل ہو رہا ہے۔

زبانی باتیں جو اس نے میرے ساتھ خط لکھوانے کے بعد کیں۔ وہ پوری تو یاد نہیں۔ البتہ جو اس قسم کی تھی۔ وہ تقریباً تقریباً یاد ہیں۔

اس نے کہا کہ جماعت حضرت صاحب کی نہیں۔ میں حضور کی خدمت میں بہت دفعہ پیش ہوا۔ جماعت کی خامیوں سے حضور کو آگاہ کیا۔ لیکن مجھے حضور کے پاس کوئی جانے ہی نہیں دیتا تھا۔ جو میں درخواست لکھتا۔ اسے سیکرٹری صاحبان حضور تک پہنچنے ہی نہ دیتے۔ یہ تکالیف صرف ۱½ سال تک رہیں گی۔ اس کے بعد تمام لوگ چونکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو خلیفہ بنانے کے حق میں ہیں۔ یہ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی۔ مجھے یہ الفاظ آج تک یاد ہیں۔ وہ کہتا تھا۔ کہ میری پیشگوئی ہے۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ ۱½ سال بعد احمدیت میں ایک بہت ہی بڑا انقلاب آنے والا ہے۔۔

میرے ساتھ اس نے جو باتیں کیں۔ ان میں تمام جماعتی کارکنوں کی مخالفت کرتا رہا۔ فلاں صاحب یوں کرتے ہیں۔ فلاں جماعت کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ (مجھے اس وقت ان صاحبان کے نام یاد نہیں) البتہ پرائیویٹ سیکرٹری کی شدت سے مخالفت کرتا رہا۔ کہ میں جو بھی درخواست حضور کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں۔ راستے میں ہی غائب ہو جاتی ہے۔ اور ۱½ سال کے بعد یہ کچھ نہ ہوگا۔ حضور یقین جانیے۔ مجھے اس کی باتوں۔ اس کی عادات سے یوں محسوس ہوا۔ کہ یہ شخص کم عقل ہے۔ میں اس کی باتوں کو مذاق ہی سمجھتا رہا۔ اور میں نے کبھی بھی اس کی باتوں کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ مجھے کیا پتہ تھا۔ کہ یہ وہ شخص ہے۔ جس نے بعد میں اس قسم کے فساد کھڑے کرنے کی کوشش کرنی ہے ورنہ اسی وقت پورے غور سے تمام باتیں سنتا۔

اللہ تعالےٰ آپ کی زندگی دراز کرے۔ جو آپ نے والہانہ انداز میں اسلام کی خدمت کی ہے اور کر رہے ہیں۔ کوئی دوسرا شخص نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو سلامت رکھے۔ آمین۔

حضور کا ایک حقیر خادم ریاض احمد سلیم

مکان نمبر ۲۰/ ڈی آریہ محلہ راولپنڈی۔

سید سمیع اللہ شاہ صاحب ربوہ کا خط

سیدنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

اللہ رکھا کے خبث کے انکشاف پر حضور کی بے چینی قدرتی امر ہے۔ کیونکہ یقیناً یہ ایک خطرناک سازش ہے۔ جسے حضور نے بروقت ناکام بنا کر جماعت کو ایک بہت بڑے فتنہ سے بچایا ہے۔ اب جبکہ ایک زبردست مستقبل کی سازش کا انکشاف ہو چکا ہے۔ میں ضروری سمجھتا ہوں۔ اپنا تجربہ بیان کروں جو گواہی کا کام دے۔

۱۹۴۸ء میں جب میں زندگی وقف کر کے قادیان میں قائم مقام ہیڈ ماسٹر ہائی سکول لگا۔ تو ایک جلسہ میں حضرت میاں ناصر احمد صاحب نے روسی لیڈر سٹالین کی ذات کی بابت سخت الفاظ استعمال فرمائے۔ میں چونکہ نیا نیا آیا تھا۔ قادیان کے آداب سے واقف نہ تھا۔ اور اسی خیال سے کہ ہم ایک تبلیغی جماعت ہیں۔ ممکن ہے۔ یہ الفاظ مضر ہوں۔ میں نے جلسہ میں اٹھ کر کہا۔ "لیکچرار صاحب نے سٹالین کی شخصیت کے متعلق کچھ سخت باتیں کہی ہیں۔ ہمیں صرف ان کے اصول کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ ذات پر حملہ نہیں کرنا چاہیئے۔"

جلسہ کے بعد میاں عبدالمنان اور ایک دو اور آدمی میرے پاس آئے۔ بہت خوشی سے ہاتھ ملائے۔ اور میری روش پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اگرچہ مجھے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کا احترام تھا۔ مگر میاں عبدالمنان کی اس حرکت سے مجھے نفاق کی سخت بو آئی۔ میں نے بڑی شرم محسوس کی۔ کہ حضرت میاں ناصر احمد صاحب سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بڑے اور لائق صاحبزادے ہیں۔ جو سیدہ کی اولاد سے ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں نسلاً بعد نسل مسیح موعودؑ کے کام کو سرانجام دینا ہے۔ اس قدر بغض اور نفاق رکھنے والوں نے اس چھوٹے سے واقعہ سے فائدہ اٹھانے سے نہ چوکتے ہوئے مجھے اپنی قماش کا ایک فرد سمجھ کر اگر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ تو یقیناً میں خدا تعالےٰ کے حضور معتوب ہوں۔ اس کے بعد مجھے ان سے نفرت ہو گئی۔ اور میں نے ان سے کچھ واسطہ نہ رکھا۔ اور دل میں شرمندہ ہی رہا۔ اب حضور کے اس بیان سے نفاق ان لوگوں کا مجھ پر ثابت ہو گیا ہے۔ اور میرا خیال یقین میں بدل گیا ہے۔ کہ ان کے ارادے مستقبل میں جماعت میں انتشار پیدا کرنے والے ہیں۔ ان کا ایک ایجنٹ پکڑا گیا ہے۔ خدا سازش کو ناکام بنا دے گا۔ اور خدا تعالیٰ اپنی سکیم کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو دنیا جہان کے کناروں تک پھیلا کر ان کے مشن کو کامیاب فرمائے گا۔ یہ کام سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے جو سیدہ سے ہے۔ اور کسی سے نہیں ہو سکے گا۔ یہ تقدیر ہے۔ جو ہو کر رہے گی۔ ولو کرہ المنافقون۔

خاکسار آپ کا غلام سید سمیع اللہ شاہ

(اب سٹالن کو خود روسی قوم بھی برا کہہ رہی ہے۔ بات تب ہے۔ کہ میاں عبدالمنان روس جا کر سٹالن کی تعریف کر کے بتائیں۔ ادارہ)

تصحیح :- ۲۵ر اگست کے الفضل میں صفحہ اول پر صاحبزادی امۃ اللطیف بیگم سلمہا کے بچے کی وفات کے متعلق جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس میں وفات کا وقت غلطی سے ساڑھے نو بجے شب درج ہو گیا ہے۔ بچہ ساڑھے پانچ بجے شام فوت ہوا تھا۔ البتہ ص

مکرم مولوی عبد الحق صاحب کا خط

مکرم عبد الحق صاحب مولوی فاضل مبلغ جماعت احمدیہ چمبہ (انڈیا) حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

سیدنا و امامنا المصلح الموعود ایدک اللہ الودود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا! یہاں اخبار الفضل نہیں آتی اور آج اخبار بدر کے ذریعہ سے منافقین کے نئے فتنہ کا علم ہوا۔

حضور! خاکسار حضور پرنور کے "پسر موعود" "المصلح الموعود" ہونے پر پورا یقین رکھتا ہے۔ جس پر نہ صرف وہ نشانات ہی شاہد ناطق ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بعض رؤیا اور کشوف کے ذریعہ سے بھی حضور کی صداقت خاکسار پر ظاہر فرمائی ہے۔ لہٰذا خاکسار بمع اپنے اہل و عیال کے دین کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے کو اپنے لئے عین سعادت سمجھتا ہے۔

ایک درویش ہونے کی حیثیت سے "اللہ رکھا" کی بدباطنی سے بندہ خوب واقف ہے۔ ستمبر ماہ نومبر ۱۹۵۵ء کو خاکسار چند یوم کے لئے پاکستان گیا تھا اور اسی دوران میں مولوی عبد الوہاب صاحب عمر سے ان کے مطب میں چوہدری محمد دین صاحب درویش اور مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی موجودگی میں چند منٹ کی ملاقات ہوئی تھی۔ جس میں تین چار باتوں پر مولوی عبد الوہاب صاحب اور احقر کے مابین تبادلہ خیالات ہوا۔ اس میں سے جو کچھ اس وقت ذہن میں ہے اپنے الفاظ میں تحریر خدمت ہے۔

۱۔ مولوی صاحب موصوف دوران گفتگو میں کہنے لگے۔ عورت اور مرد کو بالکل پہلو بہ پہلو متوازی طور پر مرد کے ساتھ کام کرنا چاہیئے خاکسار نے عرض کیا کہ بعض باتوں میں عورت کا اشتراک عمل ہو سکتا ہے اور بعض باتوں میں عورت مرد کے فرائض کی تقسیم پائی جاتی ہے جس طرح عورت مرد کی خلقت اور رجحان کے بعض امور میں مشابہت اور بعض امور میں اختلاف نمایاں ہے۔ اسی طرح اسلامی نظریہ کے مطابق بھی عورت مرد کے بعض اعمال میں اشتراک اور بعض میں اختلاف بھی ہے۔ مولوی صاحب بغیر کسی دلیل کے اپنی بات پر اڑے رہے۔

۲۔ مولوی صاحب موصوف نے کہا ہماری جماعت میں کوئی منافق نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ کوئی منظم جماعت منافقین سے پاک نہیں ہو سکتی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثالیں دے کر سمجھایا۔ بالآخر مولوی صاحب کہنے لگے۔ ہاں بہت ہی کم تعداد منافقین کی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے جو شاذ کا حکم رکھتی ہے۔

۳۔ مولوی صاحب نے قادیان کے درویشان اور بالخصوص افسران کے متعلق کچھ برے الفاظ میں اظہار کیا۔ میں نے اس کا ثبوت طلب کیا اور کہا کہ کمزوریاں تو ہر جگہ میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن اگر قادیان کے درویشان اور عوام کے اخلاق و کردار کا موازنہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق آپ کو بھی نظر آئے گا۔ اس پر مولوی عبد اللطیف صاحب شہید نے احقر کی تائید کی۔

بالآخر میں نے مولوی صاحب موصوف سے عرض کیا کہ آپ تو بزرگوں کی اولاد میں آپ کو ایسے دینی معاملات میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ مجھے مولوی صاحب موصوف سے غالباً ایک ہی دفعہ گفتگو کا موقعہ ملا ہے جس سے مجھے بہت افسوس ہوا۔ اور اس وقت سے میرے ذہن پر یہ اثر ہے کہ مادیت پوری طرح ان کے ذہن پر اپنا تسلط جما چکی ہے۔

حضور کا ایک ادنیٰ خادم عبد الحق مبلغ جماعت احمدیہ (مولوی فاضل) چمبہ (ہماچل پردیش) انڈیا۔ ۹/۸/۵۶

مکرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کا خط

دل و جان سے عزیز ترین پیارے محبوب آقا۔ اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۳۱ جولائی سے ۵ اگست تک الفضل کے بنڈل موصول ہوئے ہیں۔ جن میں ۲۷ جولائی کا حضرت اقدس کا خطبہ جمعہ بھی ہے۔ اس سے پہلے کے الفضل یا تو مس ہو گئے ہیں یا بعد میں ملیں اس امر سے سخت دکھ ہوا ہے کہ بعض فتنہ پرداز منافق لوگ بیماری کی حالت میں حضور پرنور کو جس کے نزول کو خدا تعالیٰ نے خود کان اللہ نزل من السماء قرار دیا ہے دکھ دینا چاہتے ہیں۔

ان لوگوں کے ذلیل ہونے میں کیا شک ہے کہ جسے خدا تعالیٰ "محمود" قرار دے اسے مذموم ثابت کرنا چاہتے ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا اور فرمایا "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے" اور "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے مبشر الہام میں نور قرار دیا ہے اس نور کو بجھانے کی کوشش کرنے والے یقیناً نامراد رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خدا تعالیٰ کی عظیم الشان پیشگوئی ایک بار پھر پوری ہوئی کہ حضور کا وجود طیب و پلید میں فرق کرنے والا ہے۔

مصلح موعود کی پیشگوئی مخلص اور منافق۔ پاک اور گندوں میں فرق کرنے کا موجب ہوئی۔ جب یہ فرق ظاہر ہو گیا "چراغ دین" کی پیدا نقش پر مخلصین کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔

اے مثیل مسیح موعود خلافت ثانیہ کے وقت بھی کھرے اور کھوٹے میں تمیز کی گئی اور دنیا نے الٰہی نصرت کا عظیم الشان نشان دیکھا۔

متعدد فتنے اٹھے لیکن خدا تعالیٰ کا اولوالعزم اور موعود خلیفہ ہمیشہ کامیاب و کامران ہوا دشمن نامراد اور ذلیل ہوا۔ اب بھی خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ گندے لوگوں کا پول کھل جائے۔ اور وہ پاک جماعت سے الگ کر دیئے جائیں۔ جس طرح غلیظ مکھی پاک دودھ سے نکال کر الگ کر دی جاتی ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ حضور اقدس رحمت الٰہی کا زبردست نشان ہیں۔ مصلح موعود کا زندہ اور عظیم الشان نشان ایک لمبے عرصہ تک ممتد کر دیا گیا۔ پیشگوئی کے اعلان کے بعد سے ہر روز اپنی چمکتی ہوئی آب و تاب کے ساتھ یہ نشان احمدیت کی صداقت کو آشکار کر رہا ہے۔

پس اس خبر سے جہاں تکلیف بھی ہوئی ہے کہ حضور کی بیماری کی حالت میں منافقوں نے نظام سلسلہ میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی ہے وہاں یہ بھی دلی خواہش ہے کہ یہ گندہ عنصر جلد از جلد خدا تعالیٰ کی مقدس جماعت سے الگ ہو جائے آمین اللّٰہم آمین۔ خدا تعالیٰ کمزور ایمان والوں کو ٹھوکر سے بچائے۔

ہم خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر عہد کرتے ہیں کہ ہم حضور اقدس کو رحمت الٰہی کا زبردست انعام تصور کرتے ہیں۔ مثیل مسیح اور خدا تعالیٰ کا موعود خلیفہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہے۔ ہم آخر دم تک حضور پرنور کی ذات سے وفاداری کا عہد کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ مدینہ والا عہد کیا جائے ہم دل و جان سے اس عہد کو دہراتے ہیں۔ خدا تعالیٰ حضور اقدس کو اور مسیح پاک کی پاک اولاد کو اور سلسلہ کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے آمین اللّٰہم آمین۔ میری بیوی بچے اور سپین کی جماعت بھی اس عہد میں شامل ہے

خاکسار حضور کا ادنیٰ ترین غلام کرم الٰہی ظفر ادنیٰ خادمہ رقیہ شمیم بشریٰ

محترم خان عبد الحمید خاں صاحب آف زیدہ ضلع مردان کا خط

(خانصاحب موصوف نہایت مخلص احمدی ہیں اور سرحد کے ایک نہایت چوٹی کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

چونکہ الفضل میں کچھ عرصہ سے حضور کی خلافت کے ابتدائی زمانے کے واقعات چھپ رہے ہیں۔ مجھے بھی ایک واقعہ یاد آیا۔ جو حلفاً عرض کرتا ہوں۔ کہ ۱۹۱۴ء کے ابتدا مارچ یا اخیر فروری میں میرے ایک دوست جو نہایت مخلص احمدی تھے۔ اور صوابی میں نائب تحصیلدار تھے۔ میرے پاس آئے اور ایک دو دن کا قیام کیا۔ ابھی خلیفہ اول رضی اللہ عنہ زندہ تھے۔ مجھے فرمایا۔ بغیر بیعت کرنے کے احمدیت میں شامل ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔ چنانچہ میں نے اور میرے اور دوستوں نے میرے ذریعہ خلیفہ اولؓ کی تحریری بیعت کی۔ اس کے چند روز بعد شیر زمان خاں صاحب آئے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ میں نے خواب دیکھا ہے۔ کہ خلیفہ اولؓ فوت ہو چکے ہیں۔ اور دوست مسجد نور میں صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب کی بیعت کر رہے ہیں۔ ان دنوں خلیفہ اولؓ ابھی صحت مند تھے۔ اور زندہ تھے۔ چنانچہ چند دنوں میں ہی خلیفہ اولؓ کی بیماری کی خبر آگئی۔ اور مابعد فوتیدگی کی۔ اور بعینہٖ جیسا انہوں نے یعنی شیر زمان خاں صاحب نے خواب سنائی تھی۔ اسی طرح جماعت نے حضور کی مسجد نور میں بیعت کی۔ میں الفضل کا انہی دنوں سے خریدار ہوں۔ اور اس میں غالباً اس نظارے کا سب حال درج ہے۔

میں نے فوراً حضور کی بیعت کا عریضہ ارسال کیا۔ اور باوجودیکہ میرے ماموں صاحب مرحوم محمد مجیب خاں جو صحابی مسیح موعود بھی تھے۔ پیغامیوں میں شامل ہو گئے۔ اور بعد میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کو زیدہ لائے۔ اور مجھ پر حد درجہ اثر ڈالا کہ خدا نخواستہ ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس دن سے لیکر حضور سے یعنی دامن خلافت سے وابستہ رکھا۔ الحمد للہ۔ حضور کا دیرینہ خادم عبد الحمید ساکن زیدہ ضلع مردان۔ حال مقیم لاہور۔

روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸ اگست ۱۹۵۶ء

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی خلافت حقہ پر آسمانی شہادت

حکیم عطاء اللہ خانصاحب کھوکھر کا آج سے بائیس ۲۲ برس قبل کا ایک خواب

(اس خواب کا لفظ لفظ بتا رہا ہے کہ یہ خواب سچی ہے اور فتنہ کی طرف اشارہ کرتی ہے)

بخدمت اقدس سیدنا ومولانا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ معروض ہوں کہ کل ایک دوست نے حضور کا الفضل میں منافقین کے متعلق مضمون اس عاجز کو دکھایا ۔ پڑھ کر نہایت ہی رنج ہوا ۔ اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ ہمارے سروں پہ بہت ہی لمبے عرصہ تک قائم رکھے آمین ثم آمین ۔

دیگر بندہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کی قسم ہے کہ بندہ نے اپریل ۱۹۳۴ء میں یہ رؤیا دیکھا ۔ بندہ گورنمنٹ ہائی سکول داسوہ واقعہ ضلع جالندھر کا طالبعلم تھا اور سکول مذکور کے بورڈنگ ہاؤس میں سکونت پذیر تھا داسوہ کا شہر ایک ٹیلہ پہ آباد ہے اور بورڈنگ ہاؤس اور سکول شہر میں سب سے اونچی جگہ پہ واقع ہے ۔ مشرق کی جانب ایک بہت بڑی جھیل ہے جس کو تلہ کے نام سے پکارا جاتا ہے بندہ نے خواب میں دیکھا کہ ۔

اپنے ہم مکتب طلباء کے ہمراہ اس جھیل پر رات کے وقت چاند کی چاندنی میں غسل کر رہا ہے ۔ اسی دوران میں دیکھتا ہوں کہ جھیل کا پانی چڑھ رہا ہے ۔ میں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ دیکھو اب تاخیر نہ کرو ۔ جھیل سے باہر آجاؤ کیونکہ اس کا پانی چڑھ رہا ہے ۔ ورنہ ہم ڈوب جائیں گے ۔ چنانچہ ہم سب جھیل سے باہر آگئے اور واپس بورڈنگ جانے کے لئے ایک گھاٹی پہ چڑھ گئے ۔ ہم ایک مکان کے اندر جو اس گھاٹی پہ واقعہ تھا اپنے دوسرے ساتھی کے کمرہ میں داخل ہوئے تو اس کمرہ کی کھڑکی جو جھیل کی طرف کھلی تھی اس میں سے جب جھانکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جھیل کا پانی کس قدر مکدر تھا اور اس کا رنگ سبزی مائل تھا ۔ لیکن اس جھیل کے اندر ایک تیز رفتار نہر جس کا پانی نہایت ہی چمکدار اور سفید بہتا ہوا بڑی ہی تیز رفتاری سے جھیل کے درمیان داخل ہو رہا ہے اور وہ نہر ریل کی طرح اس جھیل میں آگے سے آگے بڑھ رہی ہے ۔ اور اس کا بہتا ہوا اثر جھیل کے پانی میں نظر آرہا ہے اور نہر جھیل میں ریل کی طرح گذر رہی ہے آگے بڑھ رہی ہے ۔ میں نے کہا دیکھا میں نے تم کو نہ کہا تھا کہ جھیل کا پانی چڑھ رہا ہے ۔ دیکھو یہ نئی نہر اس جھیل سے کس طرح آگے بڑھ رہی ہے ۔ ابھی یہ منظر دیکھ ہی رہے تھے کہ چاند آسمان سے اترا اور اس جھیل کے وسط میں اس نہر کے اندر ڈبکی مار کر غسل کرنے لگا ۔

میں نے شور مچانا شروع کر دیا اور سوتے ہوئے ساتھی کو بھی جگایا کہ دیکھو یہ کیا غضب ہو گیا ۔ قیامت آنے والی ہے ۔ چاند آسمان سے اتر کر جھیل میں نہر کے اندر ڈبکیاں لگاتا ہے ۔

یہ منظر دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک نہایت ہی خوبصورت بے دلکش نوجوان جھیل کے پانی کے اندر سے جو بہت ہی گہرا معلوم ہوتا ہے کسی سواری پہ سوار برآمد ہوا ۔ مگر وہ سواری جھیل کے پانی کے اندر سے باہر نظر نہیں آرہی لیکن وہ نوجوان جس کے سر پہ مرصع بیش قیمت جڑاؤ تاج ہے اور تاج کی چوٹی پہ چراغ روشن ہے ۔ اپنی سواری پہ سوار ہے اور پانی کی لہریں یا سواری اس نوجوان کو کبھی اوپر کبھی نیچے لا رہی ہیں جیسے گھوڑے پہ سوار انسان اونچا نیچا ہوتا رہتا ہے ۔ وہی صورت ہے ۔ لیکن سواری گھوڑا نہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانی کے کسی جانور کی سواری ہے ۔

وہ نوجوان پانی کے اندر سے برآمد ہوا ہے ۔ باوجود اس کے کہ وہ پانی کے اندر سے نکلا ہے ۔ لیکن چراغ بدستور جل رہا یعنی روشن ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پانی کے اندر سے ہی روشن برآمد ہوا ہے ۔ اور نوجوان کے چہرہ اور تاج اور سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں ۔ لیکن بال خشک ہی ہے ۔ ہم سب کی نظر اس طرف ہو گئی ۔ میں نے کہا ۔ دیکھو یہ کیا ہے ۔ تو ہم میں سے کسی نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں یہ آستنگی دیوتا (A-stangi dev) ہے ۔ اس دیوتا کی شکل حضرت کرشن کی ایک گورے رنگ کی تصویر کی طرح ہے جو اکثر ہندوؤں کے گھروں میں بندہ نے دیکھی ہے ۔ استنگی دیوتا سننے کے بعد میں بیدار ہو گیا ۔

اب اس خواب کے متعلق بندہ نے بہت کچھ سوچا ۔ لیکن سمجھ نہ سکا ۔ اسی روز صبح کو ہمارا ایک تبلیغی جلسہ ہرڈو سونو ہال شہر ہوگر میں منعقد ہو رہا تھا ۔ جس میں مولوی رحمت علی صاحب بھی آئے ہوئے تھے بندہ نے اس خواب کا ذکر مولوی صاحب سے کیا ۔ تو مولوی صاحب نے کہا ۔ حضرت صاحب نے مصلح موعود کا دعوےٰ کیا ہے یہ خواب اسی کے متعلق ہے (اس وقت حضور نے دعوےٰ نہیں کیا تھا بلکہ جماعت کا خیال ایسا تھا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں ۔) لیکن بندہ نے اس خواب پہ پھر غور شروع کر دیا ۔ تو مجھے تفہیم یہ ہوئی

(۱) کہ جھیل جو کہ بہت لمبی چوڑی ۔ تین چار میل لمبی اور چوڑی ہے ۔ اور پانی بھی اس کا مکدر ہو رہا ہے ۔ وہ جھیل اسلام ہے ۔ جس میں چودہ سو برس کے لمبے عرصہ کے اندر بہت کچھ خرابیاں پیدا ہو گئیں ہیں ۔ اور اس کا پانی مکدر ہو گیا ہے

(۲) اور تیز رفتار نہر جس کا پانی بالکل شفاف ہے اسی پانی کے اندر بہ رہی ہے ۔ اور اسی پانی میں آگے بڑھ رہی ہے ۔ وہ احمدیت ہے ۔ یعنی وہ بھی اسی پانی میں شامل ہو کر اس کو شفاف بنا رہی ہے ۔

(۳) اور چاند جو آسمان سے اترا وہ حضور یعنی موجودہ خلیفۃ المسیح ہیں

(۴) شفاف نہر میں غسل کر رہا ہے کا مطلب یہ ہوا کہ اس پر الہام کثرت سے ہو رہا ہے ۔ یعنی الہام سے غسل کر رہا ہے ۔ اور (۵) یہ کہ آسمان سے اترا ہے یعنی خلیفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ ۔

لیکن آستنگی دیوتا کا مطلب سمجھ نہ آسکا ۔ اس کے لئے بندہ نے عربی لغت ۔ اردو لغت ۔ انگریزی ڈکشنریاں بھی دیکھیں ۔ لیکن آستنگی کا لفظ کہیں نہ ملا اور وہاں کے لوکل باشندوں سے بھی آستنگی کا مطلب دریافت کیا ۔ انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی لیکن تین چار روز بعد ایک چینی نسل باشندہ ملا ۔ میں نے اس سے بھی آستنگی لفظ کے متعلق دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ استنگی ایک چیز ہے جو لوگ اکثر گھروں میں جلاتے ہیں یعنی دھونی گھروں میں اس کی دیتے ہیں ۔ وہ نہایت خوشبودار چیز ہے ۔ اگر ایک گھر میں سلگائی جاوے تو ارد گرد کے مکانات بھی خوشبو سے معطر ہو جاتے ہیں اور وہ چیز آپ کی دوکان کے عین مقابل جو مکان ہے ۔ اس میں فروخت ہوتی ہے ۔ بندہ نے فوراً پیسے نکال کر دئے اور وہ وہاں سے استنگی لے آیا ہم نے اسکو سلگایا ۔ واقعی تمام گھر خوشبو سے معطر ہو گیا ۔

(۶) تب مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ یہ خلیفہ ہی استنگی دیوتا ہے ۔ جس کی خوشبو سے دنیا معطر ہو رہی ہے ۔ اور مزید معطر ہو گی اس کے چار برس بعد اتفاقیہ طور پر ۱۹۳۸ء میں جب کہ سید شاہ محمد صاحب پردو کرتو میں مبلغ لگائے گئے اور جمعہ کی نماز احمد سوریڈو صاحب سکول ماسٹر کے مکان پہ ہوتی تھی ۔ بندہ جمعہ کی نماز کے لئے گیا تو شاہ صاحب نے احمدیہ البیم وغیرہ دکھائے اور اتفاقیہ طور پر حضور کا (ر) ایک بچپن کا فوٹو جس میں حضور کے سر پر ترکی ٹوپی تھی بال لمبے تھے دکھایا تو بندہ نے دیکھتے ہی کہا کہ یہ کس کا فوٹو ہے تو شاہ صاحب نے کہا کہ حضرت صاحب کا بچپن کا فوٹو ہے تب بندہ نے فوراً کہا کہ بے ریش استنگی دیوتا بس بالکل یہی ہے ۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا تھا کہ بچپن سے آپ مصلح موعود اور خلیفہ تھے ۔ لیکن اپنے وقت پر ظاہر ہوئے بس اسی روز سے بندہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ۔ کہ حضور خلیفۃ المسیح روحانی طور پر بادشاہ ہی ہیں

بندہ سابق جماعت احمدیہ اوڑ ضلع جالندھر کا فرد ہے ۔ اور ملتان والے چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان میرے پھوپھی زاد بھائی ہیں ۔ ان کا سابق وطن موضع ننگیری ضلع جالندھر تھا ۔ آج کل بندہ موضع نواں کلی بازار تحصیل صوابی ضلع مردان میں ایلوپیتھک اور یونانی مخلوط علاج کی پریکٹس کرتا ہے ۔ اور جماعت احمدیہ اسمٰعیلہ تحصیل صوابی ضلع مردان میں شامل ہے ۔ نواں کلی میں بندہ صرف اکیلا احمدی ہے ۔

خاکسار حضور کا خادم
ڈاکٹر حکیم عطاء اللہ خاں کھوکھر
نواں کلی ضلع مردان

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت حقہ کی صداقت پر ایک آسمانی شہادت

محترم فتح محمد خاں صاحب کا آج سے پچیس سال قبل کا ایک رؤیا

ذیل میں محترم فتح محمد خاں صاحب مولوی فاضل پلنگ پور ضلع گوجرانوالہ کا خط شائع کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ اس خط پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل نوٹ رقم فرمایا:۔

فتح محمد خانصاحب ۱۸۹۲ء سے صحابی ہیں اور میرے استاد ہیں ۱۹۰۲ء میں مجھے عربی پڑھایا کرتے تھے اور بر سبیل تذکرہ یہ بھی درج ہے کہ مولوی احمد علی صاحب مشہور محدث جنہوں نے مشکوٰۃ پر حاشیہ لکھا ہے اور سارے ہندوستان میں بخاری پڑھانے میں مشہور تھے ان سے بھی بڑی لمبی ملاقات ہو چکی ہے وہ میرے ایک دوسرے استاد قاضی امیر حسین شاہ بھیروی مرحوم کے بھی استاد تھے اور قاضی صاحب نے ان سے بخاری سبقاً سبقاً پڑھی تھی۔ ایک دفعہ سخت بیماری میں ان کی عیادت کے لئے گیا تو انہوں نے وہ بخاری شریف جس پر مولوی احمد علی شاہ صاحب مرحوم کے لکھوائے ہوئے نوٹ تھے مجھے اصرار سے دی کہ مرزا ناصر احمد کو دو کہ اگر مجھ سے سبقاً نہ پڑھے۔ تو اس بخاری کو ضرور پڑھ لے۔ اور اس کے نوٹ ضرور دیکھ لے۔ یہ بڑے سائز کی بخاری شریف تھی اور اکثر علماء دیوبند اسی پر سبق دیا کرتے تھے۔

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پیارے آقا۔ خاکسار ۱۸۹۲ء سے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا صحابی ہے تقریباً ۲۵ یا ۲۶ برس کا عرصہ ہوا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے گھر موضع چنگن ضلع لدھیانہ میں چارپائی بچھی ہوئی ہے۔ جس کا سرہانہ کعبۃ اللہ اور پائینتی مشرق کی طرف ہے۔ اس پر آپ رونق افروز ہیں۔ آپ کا منہ قبلہ کی طرف ہے۔ آپ کی شکل نہایت روشن اور خوبصورت ہے۔ میں آپ کے چہرہ کو دیکھ کر کہتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آگئے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اپنی بیوی کو کہتا ہوں کہ اعلےٰ درجہ کی بالسمتی پکاؤ۔ اسی خوشی میں باہر اپنے بھائیوں کو بلانے کے لئے چلا گیا ہوں کہ آؤ آکر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرلو۔ جہاں آپ کی چارپائی دیکھی تھی۔ بعد میں وہاں میں نے ایک نلکا لگایا تھا۔ جس سے سب گھر والوں نے پاکستان بننے تک کافی فائدہ اٹھایا۔

میرے آقا ۱۸۹۲ء غالباً ذوری میں عبداللہ صاحب ٹونکی نے لاہور میں ایک اشتہار دیا تھا کہ جب مرزا صاحب لاہور میں آئیں گے۔ میں ان کے ساتھ مباحثہ کرونگا۔ میں ان دنوں میں طالب علم تھا۔ میرے استاد مولوی حبیب الرحمن سہارنپوری تھے۔ جن کے والد مولوی احمد علی صاحب ہیں۔ جنہوں نے مشکوٰۃ شریف میں حاشیہ لکھا ہوا ہے۔ مجھے کہا کہ تم ہوشیار ہو۔ آج مرزا صاحب سے ٹکر لو۔ مجھے اپنے علم میں ناز اور پورا یقین تھا ایک نوجوان کو ہمراہ لے کر حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لیکن اور کوئی اعلان یا اشتہار دینے والوں میں سے نہ تھا۔ حضور کی زیارت کرتے ہی ایسا رعب پڑا کہ سکتہ کی حالت ہو گئی۔ میں نے دوسرے طالب علم کو کہا کہ کوئی سوال کرو۔ اس نے اشارہ کیا کہ مجھ میں جرأت نہیں ہے۔ میں نے سنبھلتے ہوئے چند ایک اعتراض حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ جن کا ٹھوس اور تسلی بخش جواب مل گیا۔ حضور کی شان اور جلالی وقار اور زیارت ہونے پر غرور اور تکبر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے پہاڑ سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ آپ کی بیعت میں شامل ہو کر ہمیشہ آپ کا گرویدہ ہو گیا۔ میرے پیارے آقا میں نے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی شان کو آنکھوں سے دیکھا ہوا ہے۔ آپ حضور کی پیشگوئی کے مصداق برحق خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ہیں۔ ہر وہ شخص جو آپ کی مخالفت کرے گا۔ یقیناً ناکام رہے گا۔ حضور کی غلامی میں زندگی اور موت کا متمنی ہوں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت و تندرستی و زندگی دراز عطا فرما کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اللھم امین

خاکسار فتح محمد خاں مولوی فاضل گولڈ میڈلسٹ سابق چنگن ضلع لدھیانہ حال پلنگ پور ضلع گوجرانوالہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں

چوہدری عبداللہ خانصاحب راجپوت کا اخلاص نامہ

ذیل میں مکرم چوہدری عبداللہ خانصاحب پلنگ پور ضلع گجرانوالہ کا خط شائع کیا جاتا ہے جو انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ اور جس میں اپنے بیٹے محمد یونس کے خلاف گواہی دی ہے کہ وہ بے نماز۔ نادہند اور منافقین کی پارٹی میں شامل ہے۔ انہوں نے اس کی منافقانہ روش پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ وہ اس سے جب تک کہ وہ راہ راست پر آکر توبہ نہ کرے اور صحیح معنوں میں اصلاح کرکے معافی حاصل نہ کرے کوئی علاقہ نہ رکھیں گے۔ مکرم چوہدری عبداللہ خانصاحب نے اپنے نمونہ سے ثابت کر دکھایا ہے کہ فی الواقعہ مخلصین ایسے ہی ہوتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　ھوالناصر　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے پیارے آقا۔ خاکسار مولوی فتح محمد خاں صاحب مولوی فاضل سابق چنگن ضلع لدھیانہ کا چھوٹا بھائی ہے۔ عرصہ دو سال سے میری نظر بند ہو گئی ہے۔ فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ضلع گجرانوالہ کے توجہ دلانے پر کہ جو کچھ کسی کو منافقین کے متعلق علم ہے حضور کو اطلاع دے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔ میرا بچہ محمد یونس خاں جو کہ مولوی فاضل میں فیل ہو گیا تھا اور جس نے زندگی بھی وقف کی تھی۔ وقف توڑ کر بد مجلسوں میں حصہ لینے لگا۔ آجکل ٹیلیگراف آفس لاہور میں ملازم ہے۔ بے نماز، نادہند اور منافقین کی پارٹی میں شامل ہے۔ وہ ۴۳ نسبت روڈ لاہور میں مقیم ہے۔ آج ۱۰/۸/۵۶ کے الفضل میں عبدالمنان کا مطبوعہ خط اور حضور کا ارشاد پڑھ کر دل کو از حد تکلیف ہوئی ہے۔ محمد یونس اس منافق پارٹی میں ہو گا۔ کیونکہ عرصہ دو ماہ کا ہوا ہے اس وقت بھی محمد یونس آیا تھا۔ حضور کو اور اکثر احباب کو بُرا بھلا کہتا تھا۔ گو اس کے خیالات میں عرصہ ایک سال سے انتشار تھا۔ لیکن ہمارے خاندان کے احباب اس کو سختی سے ڈانٹ دیتے رہے ہیں اور آئندہ بھی اس کے ساتھ اس سے بھی بُرا برتاؤ کیا جائے گا۔ جب تک کہ راہ راستی پر آکر توبہ نہ کرے اور صحیح معنوں میں اپنی اصلاح نہ کرے۔ میرے پیارے آقا اس کی حالت کو دیکھ کر مجھے بڑی نفرت ہوتی ہے اور بیزار بھی ہوں۔ ہمارے خاندان میں سے کسی پر اس کا اثر نہیں ہے۔ صداقت کے مقابلہ میں منافقین یقیناً ناکام ہوں گے۔ مسمیٰ اللہ رکھا اور اس کے ایسی قماش کے لوگ دنیا و آخرت میں ناکام و نامراد ہوں گے۔ پیارے آقا! محمد یونس جس پارٹی میں بھی جائے ان کا اثر لے کر ان ہی میں شامل ہو کر ہاں میں ہاں ملاتا ہے جب تک اس کی طرف سے حضور کی خدمت میں معافی اور توبہ کا اعلان نہ ہو گا میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ آپ برحق خلیفۃ المسیح والمصلح الموعود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ دعا فرمائیں مولا کریم میری زندگی اور موت آپ کی غلامی میں نصیب کرے۔ اور حضور کو صحت و تندرستی اور دراز زندگی عطا فرما کر خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا فرماوے۔

حضور میرے دل میں منافقانہ رنگ نہیں ہے۔ میں اللہ تعالےٰ کے خوف اور عاقبت کے ڈر سے لکھ کر بری الذمہ ہوں والسلام

دستخط عبداللہ خاں راجپوت والد محمد یونس
پلنگ پور ضلع گجرانوالہ ۲۲/۸/۵۶

جو کچھ چوہدری عبداللہ خاں نے خط بابت یونس خاں لکھوایا ہے اور دستخط کئے ہیں۔ میرے روبرو خط سن کر تسلی کر لی ہے
نیز دعا کی درخواست ہے
خاکسار حبیب اللہ خاں سیکرٹری مال
پلنگ پور ضلع گوجرانوالہ ۲۲/۸/۵۶